گزشتہ سالوں کے روزوں کا فدیہ دینے میں کس سال کی قیمت کا اعتبار ہے؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1841 تاریخ:04-07-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ 20 سال پہلے ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ والد صاحب کے کچھ روزے زندگی میں چھوٹ گئے تھے، اُن روزوں کا فدیہ ہم اب دینا چاہتے ہیں، حیلہ وغیرہ نہیں کرنا، پوری پوری رقم ادا کرنی ہے۔ جس کے لیے آپ سے یہ شرعی رہنمائی درکار ہے کہ فدیہ ادا کرنے میں کس سال کے صدقہ فطر کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟ جس سال والد صاحب کے روزے قضا ہوئے تھے، اس سال کے صدقہ ٔفطر کی قیمت کا اعتبار ہو گا یا ابھی جب ہم ادا کریں گے، تواِس سال کے صدقہ ٔفطر کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد صاحب کے جس سال کے روزے قضا ہوئے تھے، اس سال کے صدقہ ٔفطر کی قیمت کا اعتبار ہو گا، ابھی ادا کرتے ہوئے موجودہ سال کے صدقہ ٔفطر کی قیمت کا اعتبار نہیں ہو گا، کیونکہ زکوٰۃ، صدقہ فطر اور کفارات میں ان کے واجب ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہوتا ہے، نہ کہ جس دن ادا کیے جائیں، اس دن کی قیمت کا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں لازم ہونے والے دن کی قیمت سے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”تعتبر القیمۃ عند حولان الحول ۔۔۔ اذا کان لہ مائتا قفیز حنطۃ للتجارۃ تساوی مائتی درھم فتم الحول ثم زاد السعر أو انتقص فان أدی من عینھا أدی خمسۃ أقفزۃ وان أدی القیمۃ **تعتبر قیمتھا یوم الوجوب**“ ترجمہ: (زکوٰۃ کی ادائیگی میں قمری) سال مکمل ہونے کے وقت کی قیمت کا اعتبار کیا

جائے گا۔(مثال کے طور پر) کسی شخص کے پاس دو سو قفیز تجارت کے لیے گندم تھی، جو دو سو درہم کے برابر تھی، اس پر سال مکمل ہو گیا۔ پھر قیمت بڑھ گئی یا کم ہو گئی، تو اگر اس شخص نے اُن (گندم کے قفیز) کے ذریعے ہی زکوٰۃ نکالنی ہے، تو پانچ قفیز ادا کرے گا اور اگر قیمت کے ذریعے نکالے، **تو جس دن زکوٰۃ لازم ہوئی تھی (یعنی سال مکمل ہوا تھا)، اس دن کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا۔**

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الفصل فی العروض، ج1، صفحہ198، مطبوعہ کراچی)

کفارہ وغیرہ سے متعلق درمختار میں ہے:”وجاز دفع القیمۃ فی زکاۃ وعشر وخراج وفطرۃ ونذر وکفارۃ غیر الإعتاق وتعتبر القیمۃ یوم الوجوب“ ترجمہ: زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، نذر کی ادائیگی میں اور اعتاق یعنی غلام آزاد کرنے والے کفارہ کے علاوہ ہر طرح کے کفارے میں قیمت ادا کرنا، جائز ہے اور قیمت ادا کرنے میں مذکورہ چیزیں لازم ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3، ص250، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن روزوں کے فدیہ سے متعلق فرماتے ہیں:” قیمت میں نرخ بازار **آج کا معتبر نہ ہو گا جس دن ادا کر رہے ہیں، بلکہ روزِ وجوب کا۔** مثلاً اُس دن نیم صاع گندم کی قیمت دو آنے تھی، آج ایک آنہ ہے تو ایک آنہ کافی نہ ہو گا، دو ۲ آنے دینا لازم اور (اگر اُس وقت) ایک آنہ تھی اب دو آنے ہو گئی، تو دو آنے ضرور نہیں ایک آنہ کافی۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج10، ص531، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

12 ذیقعدۃ الحرام 1441ھ/04 جولائی 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے